سورة البقرة

آيات ٢١٦ - ٢٢١

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَصَدٌّ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ
عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ
عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ
فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ
اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢١٨﴾ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ
الْمَيْسِرِ ؕ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ
وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ؕ ۵ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ
تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١٩﴾ لا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ
خَيْرٌ ؕ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ
حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا
تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ
اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ
بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع

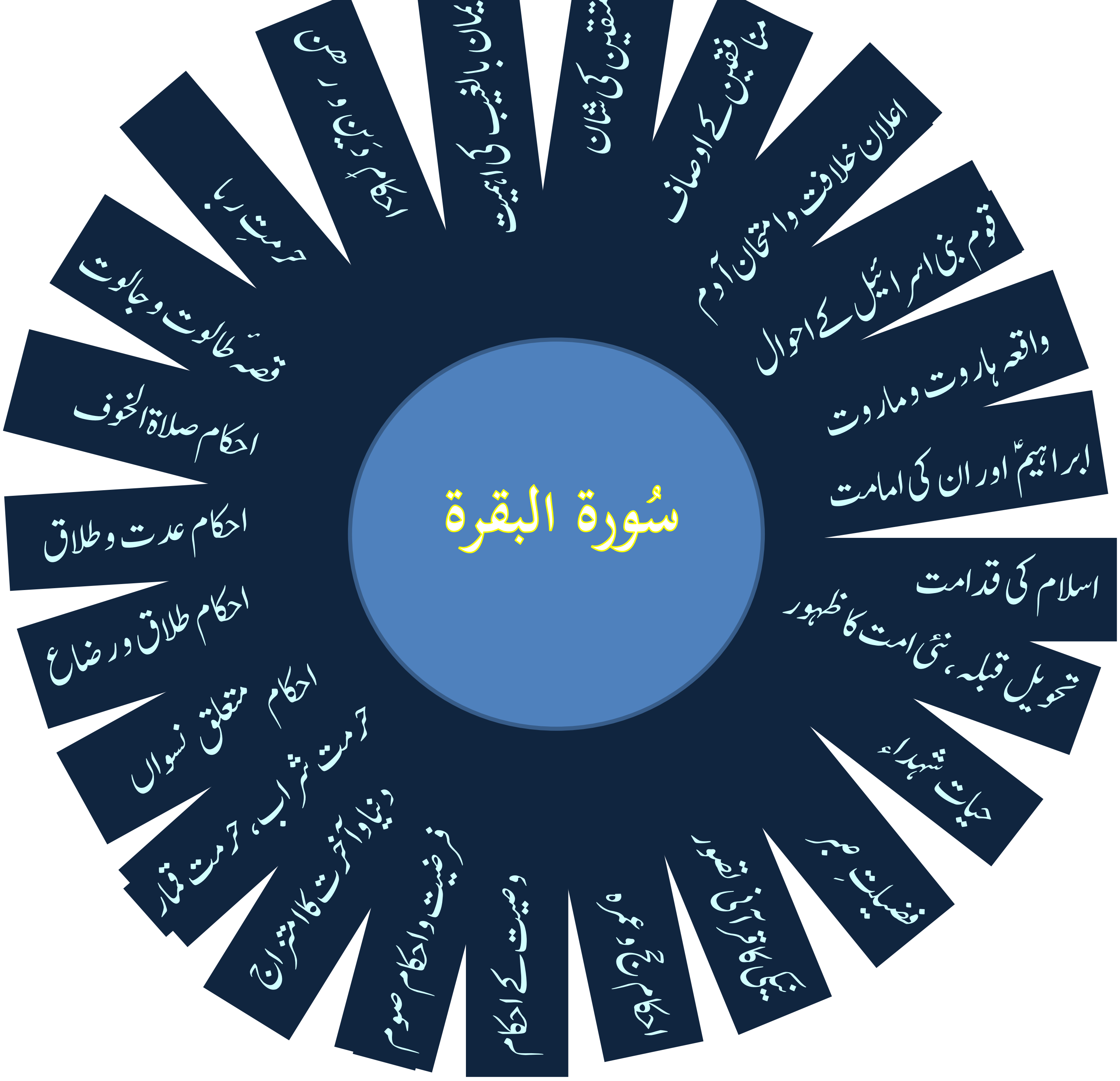
سُورة البقرة
یمان بالغیب کی اہمیت
تقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
نیکی کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رھن

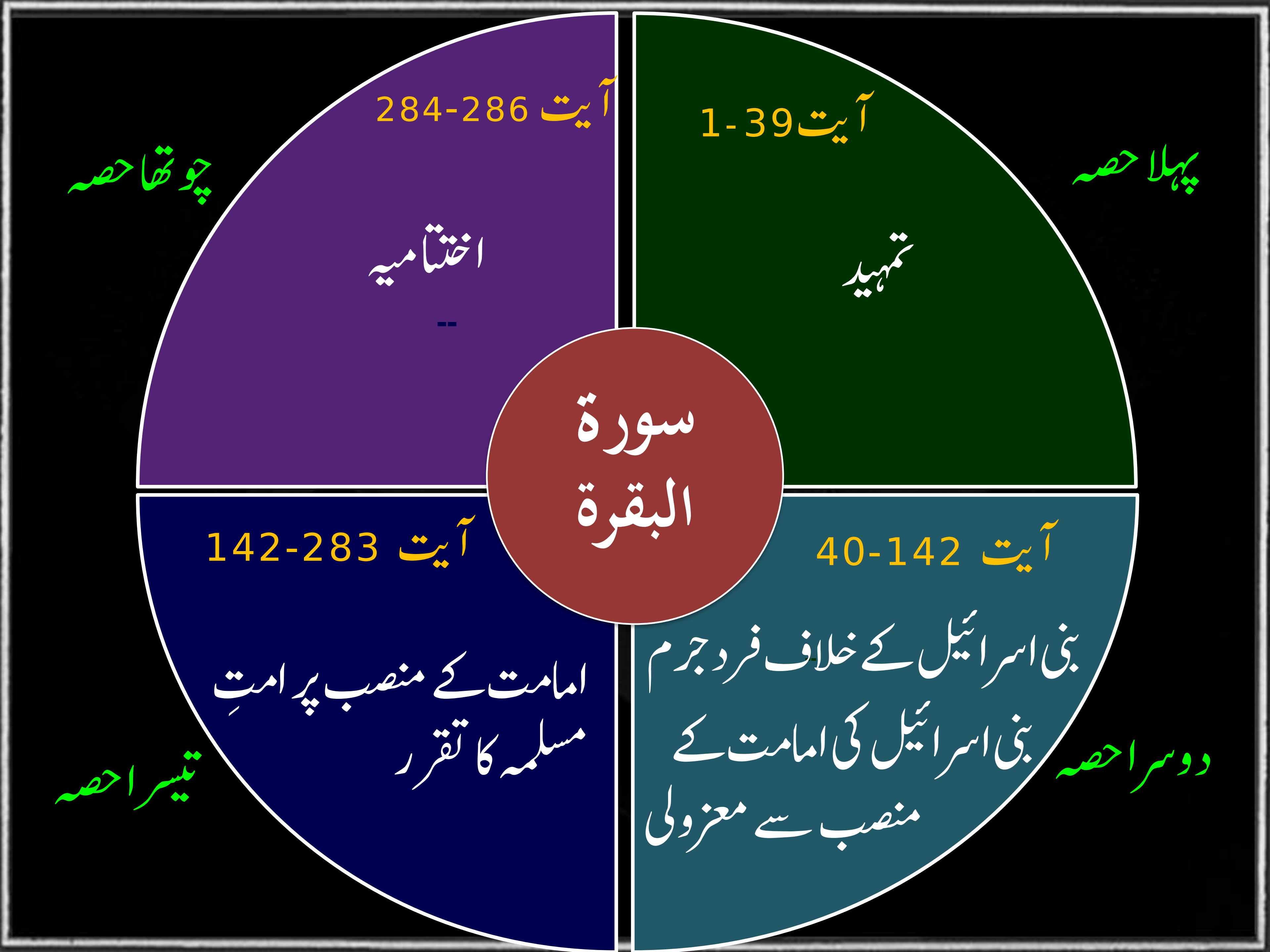
سورة البقرة
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

آیات ۱۴۲ تا ۲۸۳

نئ امت (مسلمہ) کو خطاب - اس امت کا شہادت علي الناس کے مرتبے پر فائز ہونے کے بعد ان کی ذمہ داریوں کی تفصیل

اسلام میں مکمل داخل ہو کر اور امتِ وسط کے حقیقی مصداق بن کر شہادت علی الناس کا فریضہ سرانجام دو

امت کے ذمے شہادت علی الناس کا فریضہ

حلال و حرام کے احکام

جہاد، انفاق اور حج کے احکام - کامل اسلام کا مطالبہ

جہاد اور انفاق کا ذکر چوتھی مرتبہ

نماز، صبر، جہاد، حج اور عمرہ کے احکام عقیدۂ توحید

نیکی کا تصور (روح) معاشرت کے مختلف احکام

مزید معاشرتی احکام شراب، یتامیٰ، ایلاء نکاح، مہر، حیض..

معاملات سود، قرض، رہن کے احکام

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

يَسْـَٔلُوْنَكَ - وہ سوال کرتے ہیں آپ سے

عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ - محترم مہینوں کے بارے میں

قِتَالٍ فِيْهِ -ان میں قتال (جنگ) کے بارے میں

قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ -آپ کہہ دیجیے جنگ کرنا ان میں

كَبِيْرٌ -بڑا (گناہ) ہے

وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ -اور روکنا اللہ کے راستے سے

وَ كُفْرٌۢ بِهٖ -اور اس کا انکار کرنا

وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ -اور مسجد حرام (سے روکنا)

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدًّا- روکنا، مخالفت کرنا، منع کرنا

وَ اِخۡرَاجُ اَهۡلِهٖ مِنۡهُ اَكۡبَرُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ وَ الۡفِتۡنَةُ اَكۡبَرُ مِنَ الۡقَتۡلِ ؕ وَلَا يَزَالُوۡنَ يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ حَتّٰى يَرُدُّوۡكُمۡ

وَ اِخۡرَاجُ اَهۡلِهٖ مِنۡهُ -اور اس کے لوگوں کو نکالنا اس سے

اَكۡبَرُ عِنۡدَ اللّٰهِ -زیادہ بڑا (گناہ) ہے اللہ کے نزدیک

وَ الۡفِتۡنَةُ اَكۡبَرُ -اور فتنہ (Persecution) زیادہ بڑا (گناہ) ہے

مِنَ الۡقَتۡلِ - قتل سے

وَلَا يَزَالُوۡنَ -اور وہ ہمیشہ

زَالَ يزُولُ ، زَولاً و زَوالاً - ہٹ جانا، ڈھلنا، گذرنا

لایزال افعالِ ناقصہ (نامکمل افعال) میں سے - الگ طور پر مکمل معنی نہیں دیتے- فعل یا اسم ساتھ آتا ہے

يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ -جنگ کریں گے تم سے

حَتّٰى يَرُدُّوۡكُمۡ -یہاں تک کہ وہ پھیر دیں تم کو

عَنۡ دِيۡنِكُمۡ اِنِ اسۡتَطَاعُوۡا ‌ؕ وَمَنۡ يَّرۡتَدِدۡ مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ فَيَمُتۡ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓـئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ

عَنۡ دِيۡنِكُمۡ - تمہارے دین سے

اِنِ اسۡتَطَاعُوۡا - اگر ان کے بس میں ہو

وَمَنۡ يَّرۡتَدِدۡ - اور جو واپس پھرا

مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ - تم میں سے اپنے دین سے

فَيَمُتۡ - پھر وہ مرا

وَهُوَ كَافِرٌ - اس حال میں کہ وہ کافر ہے

فَاُولٰٓـئِكَ - تو یہ وہ لوگ ہیں

حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ - اکارت ہوئے جن کے اعمال

حَبَطَ يَحۡبِطُ ، حَبۡطًا وحُبُوطًا

- بیکار ہونا، برباد ہونا

فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾

فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ - دنیا اور آخرت میں

وَاُولٰٓئِكَ - اور وہی لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ - آگ والے ہیں

هُمْ فِيْهَا - وہ اس میں

خٰلِدُوْنَ - ہمیشہ رہنے والے ہیں

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الشَّهۡرِ الۡحَرَامِ قِتَالٍ فِيۡهِ ؕ قُلۡ قِتَالٌ فِيۡهِ كَبِيۡرٌ ؕ وَصَدٌّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ
وَكُفۡرٌۢ بِهٖ وَالۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ۗ وَاِخۡرَاجُ اَهۡلِهٖ مِنۡهُ اَكۡبَرُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ وَالۡفِتۡنَةُ اَكۡبَرُ مِنَ
الۡقَتۡلِ ؕ وَلَا يَزَالُوۡنَ يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ حَتّٰى يَرُدُّوۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِكُمۡ اِنِ اسۡتَطَاعُوۡا ؕ وَمَنۡ يَّرۡتَدِدۡ
مِنۡكُمۡ عَنۡ دِيۡنِهٖ فَيَمُتۡ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓـئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓـئِكَ
اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۲۱۷﴾

لوگ پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنا کیسا ہے؟ کہو: اِس میں لڑنا بہت برا ہے، مگر راہ خدا سے لوگوں کو روکنا اور اللہ سے کفر کرنا اور مسجد حرام کا راستہ خدا پرستوں پر بند کرنا اور حرم کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اِس سے بھی زیادہ برا ہے اور فتنہ خونریزی سے شدید تر ہے وہ تو تم سے لڑے ہی جائیں گے حتیٰ کہ اگر اُن کا بس چلے، تو تمہیں اِس دین سے پھرا لے جائیں (اور یہ خوب سمجھ لو کہ) تم میں سے جو کوئی اس دین سے پھرے گا اور کفر کی حالت میں جان دے گا، اس کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں ضائع ہو جائیں گے ایسے سب لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ جہنم ہی میں رہیں گے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ ؕ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَ كُفْرٌۢ بِهٖ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ
الْقَتْلِ ؕ وَ لَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ؕ وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ
مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ
اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢١٧﴾

They ask thee concerning fighting in the Prohibited Month. Say: "Fighting therein is a grave (offence); but graver is it in the sight of Allah to prevent access to the path of Allah, to deny Him, to prevent access to the Sacred Mosque, and drive out its members." Tumult and oppression are worse than slaughter. Nor will they cease fighting you until they turn you back from your faith if they can. And if any of you Turn back from their faith and die in unbelief, their works will bear no fruit in this life and in the Hereafter; they will be companions of the Fire and will abide therein.

محمد اقبال

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الشَّهۡرِ الۡحَـرَامِ قِتَالٍ فِيۡهِ ‌ؕ قُلۡ قِتَالٌ فِيۡهِ كَبِيۡرٌ ‌ؕ وَصَدٌّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَكُفۡرٌ ۢ بِهٖ وَالۡمَسۡجِدِ الۡحَـرَامِ

اشہر حُرُم سے متعلق مزید سوال اور ان کے جواب

- گذشتہ آیات میں یہ بات واضح کر دی گئی کہ اشہر حرم میں قتل و خونریزی بڑا سنگین گناہ ہے
- اس کے بعد اسی موضوع پر مزید سوال اس واقعہ کی وجہ سے جو رجب سن ۲ ہجری میں پیش آیا
- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو چند افراد کے دستے کا کمانڈر بنا کر ہدایت فرمائی کہ مکہ اور طائف کے درمیان جا کر وادئ نخلہ میں قیام کریں اور قریش کی نقل و حرکت پر نظر رکھیں
- یہ جمادی الثانی کی آخری تاریخیں تھیں جب یہ دستہ وادی نخلہ اپنی منزل پر پہنچا
- اس دستے کو راستے میں قریش کا ایک چھوٹا سا تجارتی قافلہ ملا اور اس پر انہوں نے حملہ کر کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور باقی لوگوں کو ان کے مال سمیت گرفتار کر کے مدینے لے آئے
- حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو کسی مڈ بھیڑ یا مسلح تصادم کی ہدایت نہیں کی تھی محض نظر رکھنے اور رپورٹ کرنے کی ہدایات دی تھیں
- اس دستے نے جس دن یہ اقدام اٹھایا ان کے نزدیک وہ جمادی الثانی کی ۳۰ تاریخ تھی لیکن اس دن رجب کا چاند طلوع ہو چکا تھا جس کی انہیں خبر نہیں ہوئی

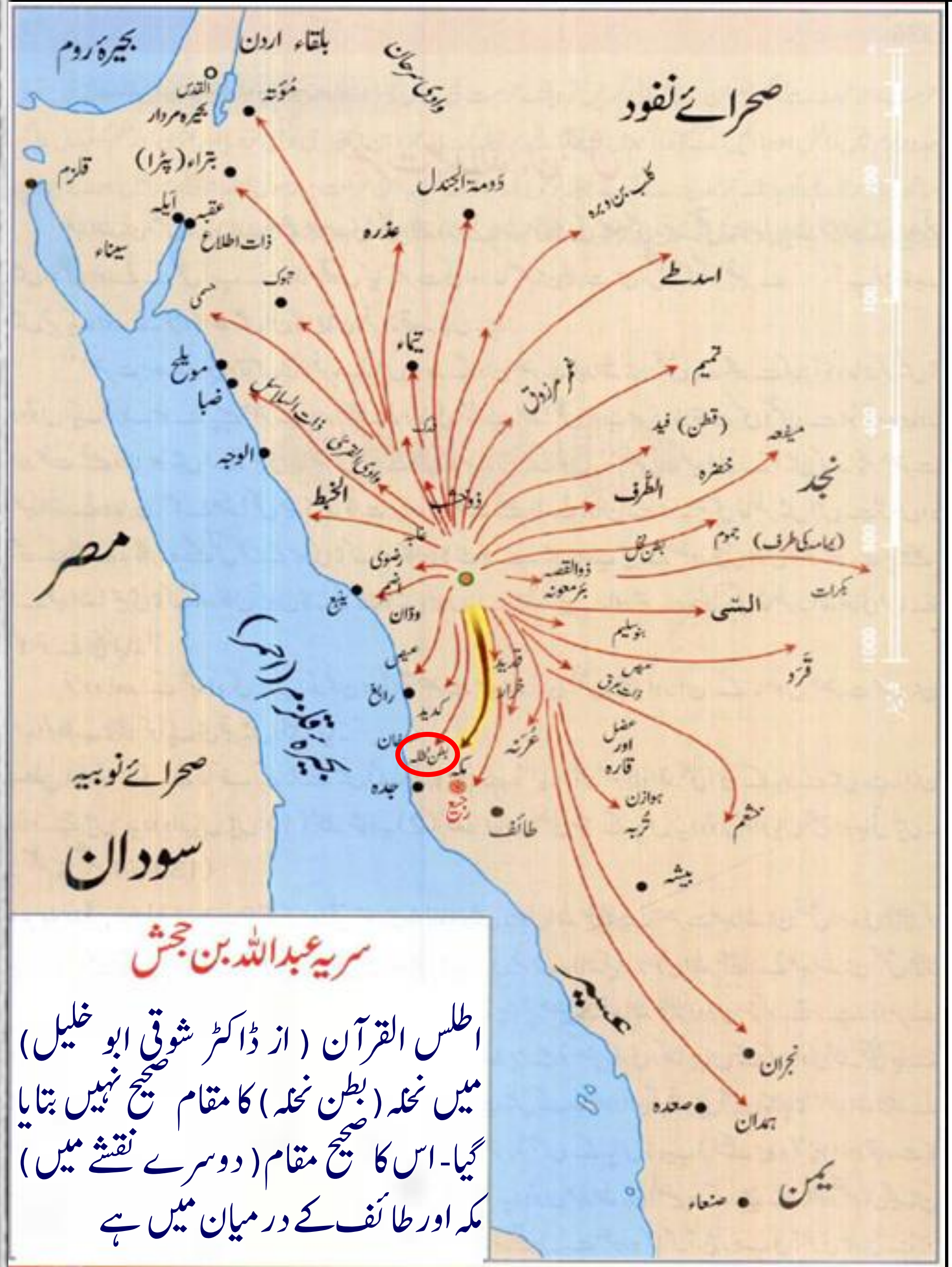

اطلس القرآن (از ڈاکٹر شوقی ابو خلیل) میں نخلہ (بطن نخلہ) کا مقام صحیح نہیں بتایا گیا۔ اس کا صحیح مقام (دوسرے نقشے میں) مکہ اور طائف کے درمیان میں ہے

وَ اِخۡرَاجُ اَهۡلِهٖ مِنۡهُ اَكۡبَرُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۚ وَ الۡفِتۡنَةُ اَكۡبَرُ مِنَ الۡقَتۡلِ ؕ وَ لَا يَزَالُوۡنَ يُقَاتِلُوۡنَكُمۡ حَتّٰى يَرُدُّوۡكُمۡ

وادیٔ نخلہ کے واقعے کا رد عمل

- جب یہ دستہ مدینہ پہنچا اور صورتحال سے نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا مَا أَمَرْتُكُمْ بِقِتَالٍ فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ - میں نے تمہیں حرام مہینے میں لڑائی کا حکم نہیں دیا تھا
- آپ ﷺ نے بیت المال کے لیے اس قافلے کا لوٹا ہوا مال بھی لینے سے انکار کر دیا
- مشرکین مکہ (اور منافقین و یہود نے بھی) اس واقعے کو خوب اچھالا اور واویلہ کیا کہ یہ نیا دین خوب ہے کہ اس کے ماننے والوں نے حرمت والے مہینے کو بٹہ لگا دیا اور پورے عرب میں پروپیگنڈے کا ایک طوفان کھڑا کر دیا
- آپ ﷺ نے قریش مکہ کو مقتول کی دیت ادا کر دی اور دونوں قیدیوں کو آزاد کر دیا (رحیق المختوم) لیکن پروپیگنڈے میں کوئی کمی نہ آئی
- اس آیت کریمہ میں ان کے انہی الزامات کا جواب دیا جا رہا ہے

قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ

- مشرکین کے ان اعتراضات کے جواب میں فرمایا گیا کہ :
- بے شک ماہ حرام میں جنگ کرنا ایک بڑا گناہ ہے لیکن جو کچھ تم برسوں سے کرتے آرہے ہو وہ اس سے کہیں بڑا گناہ ہے ۔وہ تو انسانیت کے لیے فتنے کی درجے میں ہے بلکہ عین فتنہ ہے
- تم نے ۱۳ برس مسلسل اپنے سینکڑوں بھائیوں پر صرف اس لیے ظلم توڑے کہ وہ ایک خدا پر ایمان لائے تھے، پھر ان کو یہاں سے جلاوطن ہونے پر مجبور کیا، پھر اس سے آگے بڑھ کر اپنے ان بھائیوں کے لیے مسجد حرام تک جانے کا راستہ بھی بند کر دیا۔ حالانکہ مسجد حرام کسی کی مملوکہ جائداد نہیں ہے اور پچھلے دو ہزار برس میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی کو اس کی زیارت سے روکا گیا ہو
- اب جن ظالموں کا نامہ اعمال ان کرتوتوں سے سیاہ ہے، ان کا کیا منہ ہے کہ ایک معمولی سی سرحدی جھڑپ پر اس قدر زور شور کے اعتراضات کریں، حالانکہ اس جھڑپ میں جو کچھ ہوا ہے وہ نبی ﷺ کی اجازت کے بغیر ہوا ہے
- سادہ لوح مسلمان جو پروپیگنڈہ سے متاثر ہوگئے تھے انہیں مشرکین کی حقیقت بتا کر سمجھایا گیا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۙ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢١٨﴾

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا - بیشک جو لوگ ایمان لائے

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا -اور جن لوگوں نے ہجرت کی

وَجَاهَدُوا -اور جہاد کیا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ -اللہ کی راہ میں

أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ -وہ لوگ اُمید رکھتے ہیں

رَحْمَتَ اللَّهِ -اللہ کی رحمت کی

وَاللَّهُ - اور اللہ تعالیٰ

غَفُورٌ رَحِيمٌ -بے انتہا بخشنے والا ہے انتہائی رحم کرنے والا ہے

(ر ج و)

رَجَا يَرْجُو ، رَجَاءً امید رکھنا، توقع کرنا

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ
يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢١٨﴾

بیشک جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنا گھر بار چھوڑا اور جہاد کیا ہے، وہ رحمت الٰہی کے جائز امیدوار ہیں اور اللہ ان کی لغزشوں کو معاف کرنے والا اور اپنی رحمت سے انہیں نوازنے والا ہے

Those who believed and those who suffered exile and fought (and strove and struggled) in the path of Allah,- they have the hope of the Mercy of Allah: And Allah is Oft-forgiving, Most Merciful.

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۱۸﴾

دین کے تحفظ وبقا کی خاطر ہجرت و جہاد

- کفار کے خوف سے مرتد ہونے والوں کے اعمال برباد ہونے اور عذاب جہنم میں ان کے ہمیشہ رہنے کی تنبیہ کے بعد اہل ایمان کا مقام کا بیان - کہ جو لوگ ایمان پر ثابت قدم اور اپنے ایمان کی حفاظت کے لیے ہجرت اور جہاد کرتے ہیں، ایسے لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھنے والے ہیں
- یہاں جہاد فی سبیل اللہ انہی وسیع معنوں میں جس کا تذکرہ پچھلے رکوع کی آیات میں گذر چکا (جس میں ہر وقت اپنے مقصد کی دھن میں لگا ہونا، دماغ سے اس کے لیے تدبیریں سوچنا، زبان و قلم سے اسی کی تبلیغ کرنا، ہاتھ پاؤں سے اسی کے لیے دوڑ دھوپ اور محنت کرنا، اپنے تمام امکانی وسائل اس کو فروغ دینے میں صرف کر دینا، اور ہر اس مزاحمت کا پوری قوت کے ساتھ مقابلہ کرنا جو اس راہ میں پیش آئے، حتّٰی کہ جب جان کی بازی لگانے کی ضرورت ہو تو اس میں بھی دریغ نہ کرنا) ایسے لوگوں کو اللہ اپنی رحمت سے نوازنے والا ہے۔
- ایمان، جہاد اور ہجرت، رحمت خداوندی کے طلب گار ہونے کی دلیل ہے
- عمل کے بغیر اللہ کی رحمت کی امید رکھنا قرآنی تعلیمات کے منافی ہے

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ

يَسْـَٔلُوْنَكَ - وہ پوچھتے ہیں آپ سے

عَنِ الْخَمْرِ - اور شراب کے بارے میں

وَالْمَيْسِرِ -جوئے کے بارے میں

قُلْ فِيْهِمَآ -آپ کہہ دیجیے ان دونوں میں

اِثْمٌ كَبِيْرٌ - ایک بڑا گناہ ہے

وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ -اور کچھ فائدے ہیں لوگوں کے لیے

وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ -اور ان دونوں کا گناہ زیادہ بڑا ہے

مِنْ نَّفْعِهِمَا -ان دونوں کے فائدے سے

خَمْر - شراب کے لیے عام لفظ

خَمَرَ - ڈھانپنا، چھپانا

شراب (خمر) عقل کو ڈھانپ لیتی ہے

(ي س ر)

یسر - آسانی، سہولت

مَیْسر -جُوا، ہر وہ مال جو آسانی سے بغیر مشقت ہاتھ آئے

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ۙ

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ - وہ پوچھتے ہیں آپ سے

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ - کیا کچھ وہ خرچ کریں

قُلِ الْعَفْوَ - آپ کہہ دیجیے (خرچ کرو) اضافی

كَذٰلِكَ - اسی طرح

يُبَيِّنُ اللّٰهُ - واضح کرتا ہے اللہ

لَكُمُ الْاٰيٰتِ - تمہارے لیے نشانیاں

لَعَلَّكُمْ - شاید کہ تم لوگ

تَتَفَكَّرُوْنَ - غور و فکر کرو

عَفَا - دو معانی میں

۱- کسی چیز کو چھوڑ دینا

۲- زیادہ کرنا۔ (عَفْو زیادہ چیز)

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ ط قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ز وَ
اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ط وَ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۵ ط قُلِ الْعَفْوَ ط كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ ﴿۲۱۹﴾

پوچھتے ہیں: شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ کہو: ان دونوں چیزوں میں بڑی خرابی
ہے اگرچہ ان میں لوگوں کے لیے کچھ منافع بھی ہیں، مگر ان کا گناہ اُن کے فائدے
سے بہت زیادہ ہے پوچھتے ہیں: ہم راہ خدا میں کیا خرچ کریں؟ کہو: جو کچھ تمہاری
ضرورت سے زیادہ ہو اس طرح اللہ تمہارے لیے صاف صاف احکام بیان کرتا ہے،
شاید کہ تم دنیا اور آخرت دونوں کی فکر کرو

They ask thee concerning wine and gambling. Say: "In them is great sin, and some profit, for men; but the sin is greater than the profit." They ask thee how much they are to spend; Say: "What is beyond your needs." Thus doth Allah Make clear to you His Signs: In order that ye may consider-

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ

شراب اور جوئے کے متعلق حکم

- یہ شراب اور جوے کے متعلق پہلا حکم ہے، جس میں صرف اظہار ناپسندیدگی کیا گیا ہے، تاکہ ذہن ان کی حرمت قبول کرنے کے لیے تیار ہو جائیں (شریعت کا ابتدائی خاکہ blue print)
- پھر دوسرا حکم سورۃ نساء (آیت ۴۳) میں اور تیسرا اور قطعی حرمت کا حکم سورۃ مائدہ (آیت ۹۰) میں — اسلام میں دیگر احکامات کی طرح شراب اور جوئے کے احکام میں بھی تدریج
- جوا اور شراب کے ساتھ ایک جڑواں بیماری — اسی لیے اس ذکر اکٹھا کیا گیا ہے
- اگرچہ یہاں پر شراب کے منافع کا ذکر کیا گیا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام میں چیزوں کی حلت و حرمت یا جائز و ناجائز کی بنیاد طبّی و مادی فوائد نہیں ہیں بلکہ اخلاقی پہلو ہے
- اسی لیے یہاں ان دونوں کے کچھ فوائد کا ذکر تو ہے لیکن ان کے اخلاقی مفاسد ان کے مادی یا طبّی فوائد سے کہیں زیادہ ہیں۔
- مادہ فوائد (منافع) کے مقابلے میں اثم (گناہ) کا ذکر ہے گناہ کا تعلق طبّی نقصانات سے نہیں بلکہ اخلاقی نقصانات سے ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ؕ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ﴿۲۱۹﴾

انفاق کے بارے میں سوال

- یہ سوال دوسری مرتبہ پوچھا گیا ہے، یہ بظاہر تکرار معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں تکرار نہیں
- پہلے سوال کے جواب میں یہ کہا گیا کہ جہاد اگرچہ سب سے بڑی نیکی ہے اور اس راستے میں انفاق یقینا اللہ کو بہت محبوب ہے لیکن تمہارے معاشرے میں، تمہارے خاندان میں جو ضرور تمند لوگ تمہاری اعانت کے محتاج ہیں انھیں کسی طرح نظرانداز نہیں ہونا چاہیے
- اس پس منظر میں یہ سوال کہ ہمیں بتایا جائے کہ اللہ کے راستے میں ہمارے خرچ کی آخر وہ انتہا کیا ہے جس سے ہمارا مالک ہم پر خوش ہوتا ہے؟
- اب جب مسلمانوں کو غیر معمولی حالات کا سامنا اور بیت اللہ کو آزاد کروانے، اسلام کو سربلند کرنے کے لیے مسلح جدوجہد کا آغاز ہوا چاہتا ہے ایسے ہنگامی حالات میں شریعت کے وہ احکام جو معمول کی زندگی سے متعلق ہیں، ان سے زائد ایک بات پوچھی جارہی ہے، اسکے جواب میں ارشاد فرمایا گیا کہ تمہاری ناگزیر ضرورتوں سے جو باقی بچ جائے اسے تم اس جہاد میں قربان کردو
- عفو کی اصطلاح کو کیمونزم کی (surplus value) قرار دیکر کچھ لوگوں کا اشتراکی نظریات کے حق میں دلیل کی کوشش- اس کی حقیقت کیا ہے؟ ......

فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ‌ؕ وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡيَتٰمٰى ‌ؕ قُلۡ اِصۡلَاحٌ لَّهُمۡ خَيۡرٌ ‌ؕ وَاِنۡ تُخَالِطُوۡهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ

فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ - دنیا میں اور آخرت میں

وَيَسۡـَٔلُوۡنَكَ - اور وہ پوچھتے ہیں آپ سے

عَنِ الۡيَتٰمٰى - یتیموں کے بارے میں

قُلۡ اِصۡلَاحٌ - آپ کہہ دیجیے اصلاح

لَّهُمۡ خَيۡرٌ - ان کی ایک بھلائی ہے

وَاِنۡ - اور اگر

(خ ل ط)

خَالَطَ يُخَالِطُ ، مُخَالَطَةً - آپس میں ملا دینا (111)

تُخَالِطُوۡهُمۡ - تم باہم ملا لو ان کو

فَاِخۡوَانُكُمۡ - تو وہ تمہارے بھائی ہیں

وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ الۡمُفۡسِدَ مِنَ الۡمُصۡلِحِ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعۡنَتَكُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۲۰﴾

وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ - اور اللہ جانتا ہے

الۡمُفۡسِدَ - فسادی (بگاڑ کرنے والے) کو

مفسد - فساد کرنے والا

مِنَ الۡمُصۡلِحِ - اصلاح کرنے والوں سے

مصلح - اصلاح کرنے والا

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ - اور اگر چاہتا اللہ

(ع ن ت)

لَاَعۡنَتَكُمۡ - تو وہ مشکل میں ڈالتا تم کو

عَنِتَ يَعْنَتُ ، عَنَتًا مشکل میں پڑنا

أَعْنَتَ يُعْنِتُ ، إِعْنَاتًا مشکل میں ڈالنا (IV)

اِنَّ اللّٰهَ - یقیناً اللہ

عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ - بالا دست ، بہت حکمت والا ہے

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن
تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٢٠﴾

دنیا اور آخرت (کی باتوں) میں (غور کرو) پوچھتے ہیں: یتیموں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے
کہو: جس طرز عمل میں ان کے لیے بھلائی ہو، وہی اختیار کرنا بہتر ہے اگر تم اپنا اور اُن کا
خرچ اور رہنا سہنا مشترک رکھو، تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں آخر وہ تمہارے بھائی بند ہی تو
ہیں. برائی کرنے والے اور بھلائی کرنے والے، دونوں کا حال اللہ پر روشن ہے اللہ چاہتا تو اس
معاملے میں تم پر سختی کرتا، مگر وہ صاحب اختیار ہونے کے ساتھ صاحب حکمت بھی ہے

Upon the world and the Hereafter. And they question thee concerning orphans. Say: To improve their lot is best. And if ye mingle your affairs with theirs, then (they are) your brothers. Allah knows him who spoils from him who improves. Had Allah willed He could have overburdened you. Allah is Mighty, Wise.

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ

یتیموں سے متعلق سوال کی نوعیت

- یتیموں کی دیکھ بھال اور ان کے مال کی حفاظت کے متعلق احکام اس سے پہلے کئی مرتبہ آ چکے تھے ۔ یتیموں کے حقوق کی اہمیت کے پیش نظر اور ان کو یقینی بنانے کے لیے یہ احکام بڑے سخت اور تاکیدی اسلوب میں بیان کیے گئے (وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔ ۱۷/۳۴)
- ان شدید احکام کی بنا پر وہ لوگ، جن کی تربیت میں یتیم بچے تھے، اس قدر خوف زدہ ہو گئے تھے کہ انہوں نے ان کا کھانا پینا تک اپنے سے الگ کر دیا تھا اور اس پر بھی انہیں ڈر تھا کہ کہیں ان کے مال کا کوئی حصہ ان کے مال میں نہ مل جائے۔ اس پر انہوں نے آپؐ سے یہ سوال پوچھا
- اس سوال کے جواب بہت خوبصورت ہے ۔ اس میں ملائمت بھی ہے، احسان کا اظہار بھی، اس کے ساتھ احتیاط کی تاکید بھی اور نیت کے خلوص کے لیے تنبیہ بھی ہے
- تم ان کی دیکھ بھال اور ان کے مال میں اضافے کے لیے جو کرنا چاہو اس میں پیش نظر ہر صورت میں ان کی بھلائی رہنی چاہیے تمہیں ہر وقت ان کی بہبود کی اور ان کی بہتری کی فکر ہو اور اگر مناسب ہو تو ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ شامل کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ

یتیموں کے بارے میں مسلم معاشرہ کی ذمہ داری

- اسلام نے اپنے پیروں پر یتامیٰ اور خاص کر خاندان کے یتامی کی ذمہ داری ڈالی ہے کہ اگر وہ محتاج و بے وسیلہ ہوں توان پر خرچ کرواور اگران کے پاس مال ہو تو پوری احتیاط کے ساتھ (حتی الامکان بلا معاوضہ) اس کی نگرانی اوراس کو نشو ونما دینے کی کوشش کرو
- یتیموں کے معاملات کی اصلاح امر خیر ہے
- اسلام نے اخوت و برادری کے حق کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے۔
- یتیموں کے ساتھ برادرانہ برتاؤکے ذریعہ ان کی شخصیت کااحترام محفوظ رکھنا ضروری ہے
- یتیموں کے امور میں گڑبڑ پیدا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا ہے
- یتیموں کے معاملات کی اصلاح کرنے والوں کی اللہ نے حوصلہ افزائی کی ہے اوران کے اجر کی ضمانت دی ہے

اسلامی شریعت کامزاج - لوگوں کو مشقت اور مشکل میں ڈالنا نہیں بلکہ مشقتوں سے بچانے کی راہیں کھولنا ہے

وَلَا تَنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكٰتِ حَتّٰى يُؤۡمِنَّ ‌ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤۡمِنَةٌ خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكَةٍ وَّلَوۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ ‌ۚ وَلَا تُنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكِيۡنَ

وَلَا تَنۡكِحُوا - اور نہ تم نکاح کرو

الۡمُشۡرِكٰتِ - مشرک خواتین سے

حَتّٰى يُؤۡمِنَّ - یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں

وَلَاَمَةٌ مُّؤۡمِنَةٌ - اور یقیناً کوئی مومن کنیز

خَيۡرٌ مِّنۡ مُّشۡرِكَةٍ - بہتر ہے کسی مشرک خاتون سے

وَّلَوۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ - اور اگرچہ وہ دلکش لگے تم کو

وَلَا تُنۡكِحُوا - اور نہ تم نکاح میں دو

الۡمُشۡرِكِيۡنَ - مشرکوں کے

أَمة - لونڈی، باندی

یہ عَبْد کا مؤنث ہے

حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚۖ

حَتّٰى يُؤْمِنُوْا - یہاں تک کہ وہ ایمان لے آئیں

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ -اور یقیناً ایک مومن غلام

عبد - عربی مصدر عبادۃ سے مشتق ہے

عبادت کے معنی بندگی کرنا، پرستش کرنا، اطاعت کرنا، عَبْد کے معنی بندہ، پرستش کرنے والا، مطیع اور غلام

خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ - بہتر ہے ایک مشرک سے

وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ - اور اگرچہ وہ بھلا لگے تم کو

أُعْجَبَ يُعْجَبُ ، إعْجَابًا پسند آنا (١٧)

اُولٰٓئِكَ -وہ لوگ

يَدْعُوْنَ - بلاتے ہیں

اِلَى النَّارِ - آگ کی طرف

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا - اور اللہ بلاتا ہے

اِلَى الْجَنَّةِ -جنت کی طرف

وَالْمَغْفِرَةِ -اور مغفرت کی طرف

بِاِذْنِهٖ -اپنے اذن سے

وَيُبَيِّنُ -اور وہ واضح کرتا ہے

اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ -اپنی نشانیوں کو لوگوں کے لیے

لَعَلَّهُمْ -شاید کہ وہ لوگ

يَتَذَكَّرُوْنَ - یاد دہانی حاصل کریں

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا
الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى
النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ٢٢١

تم مشرک عورتوں سے ہر گز نکاح نہ کرو، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں ایک مومن لونڈی مشرک شریف زادی سے بہتر ہے، اگرچہ وہ تمھیں بہت پسند ہو اور اپنی عورتوں کے نکاح مشرک مردوں سے کبھی نہ کرو، جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں ایک مومن غلام مشرک شریف سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمھیں بہت پسند ہو یہ لوگ تمھیں آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے اذن سے تم کو جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے، اور وہ اپنے احکام واضح طور پر لوگوں کے سامنے بیان کرتا ہے، توقع ہے کہ وہ سبق لیں گے اور نصیحت قبول کریں گے

Do not marry unbelieving women (idolaters), until they believe: A slave woman who believes is better than an unbelieving woman, even though she allures you. Nor marry (your girls) to unbelievers until they believe: A man slave who believes is better than an unbeliever, even though he allures you. Unbelievers do (but) beckon you to the Fire. But Allah beckons by His Grace to the Garden (of bliss) and forgiveness, and makes His Signs clear to mankind: That they may celebrate His praise.

محمد اقبال

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ

اہل اسلام اور کفار کے باہمی عقد و ازدواج کی حرمت

- عورت اور مرد کے درمیان نکاح کا تعلق محض ایک شہوانی تعلق یا ایک دیوانی معاہدہ (Civil Contract) نہیں ہے، بلکہ وہ ایک گہرا تمدنی، اخلاقی اور قلبی تعلق ہے
- مومن و مشرک کے ازدواج کی صورت میں جب ان کی موافقت کے بنیادی اجزاء ہی غائب ہوں تو معاشرے کی یہ اہم بنیادی اکائی اس معاشرے کو مضبوط کرنے میں کیا کردار ادا کریگی؟
- مشرک شوہر یا بیوی کے خیالات اور طور طریقوں سے نہ صرف مومن شوہر یا بیوی بلکہ اس کا خاندان اور دونوں کی نسل بھی متاثر ہو گی
- ایسے ازدواج سے اسلام اور کفر و شرک کا ایک ایسا ملغوبہ اس گھر اور اس خاندان میں پرورش پائے گا، جسکو غیر مسلم خواہ کتنا ہی پسند کریں، مگر اسلام میں کسی طرح قابل قبول نہیں
- ایک مومن محض اپنے جذبات شہوانی کی تسکین کے لیے کبھی یہ خطرہ مول نہیں لے سکتا کہ اس کے گھر اور اس کے خاندان میں کافرانہ و مشرکانہ خیالات اور طور طریقے پرورش پائیں اور وہ خود بھی نادانستہ اپنی زندگی کے کسی پہلو میں کفر و شرک سے متاثر ہو جائے

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ

اہل اسلام اور کفار کے باہمی عقد و ازدواج ـ چند نکات

- بیوی کے انتخاب میں اصلی معیار ایمان ہو نہ کہ اسکی خوبصورتی یا آزاد ہونا (کنیز نہ ہونا)
- عزت و سربلندی کا معیار ایمان ہے نہ کہ ظاہری خوبصورتی یا چمک دمک جو شرک سے آلودہ ہو
- مومن عورتوں کے لیے مشرک مردوں کے ساتھ نکاح حرام ہے مگر یہ کہ وہ ایمان لے آئیں
- مومن مردوں سے خطاب - مسلمانوں کو حق نہیں ہے کہ وہ اپنی بیٹیاں مشرکوں کے نکاح میں دیں
- ضروری ہے کہ ایمانی قدروں کو ظاہری اور دنیاوی پر کشش اشیاء (خوبصورتی، مال و دولت اور...) پر ترجیح دی جائے
- قرآن کریم کی نظر میں باایمان غلام، صاحب قدر و منزلت اور باشخصیت ہے
- مشرک کے ساتھ شادی کرنا گمراہی اور جہنم میں داخلے کا پیش خیمہ ہے (یدعون الی النار)

وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ

تاریخی طور پر مسلمانوں اور غیر مسلموں کی شادیوں کے اثرات

- اللہ تعالیٰ ان احکامات سے مسلمانوں، اِن کے معاشروں اور ان کے گھروں کو جن اثرات سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے وہ سارے اثرات اور نتائج مسلمانوں میں ظہور پزیر ہو کر رہے جب جب اور جہاں جہاں انہوں نے ان احکامات کو پس پشت ڈالا
- بنی اسرائیل دینی بربادی اور قومی ہلاکت کے جس حادثے سے دوچار ہوئے اس کا سب سے بڑا سبب ان کا ان بت پرست قوموں میں شادی بیاہ کے تعلقات قائم کرنا تھا جو کسی طرح بھی ان کے توحیدی اثرات کو قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔
- اندلس کے سقوط کے اسباب میں سے ایک بہت بڑا سبب حکمرانوں اور امراء کے گھروں میں عیسائی عورتوں کا آجانا تھا
- مغلیہ سلاطین نے ہندو راجاؤں کے ہاں سیاسی مصالح کے تحت جو شادیاں کیں اس کے نتیجے میں ہندوانہ عقائد، اوہام، رسوم اور عبادت کے طریقے بھی ان کے گھروں میں داخل ہو گئے
- پھر ہندوستان میں عام مسلمانوں کا اس روش پہ چلنا اور اس کے نتائج
- جزائر غرب الہند میں مسلمانوں کا ان احکام سے متعلق غیر حساس ہو جانا - دینِ اسلام سے بُعد کا باعث

وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ

- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمرْأَةُ لأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

- سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”عورت سے شادی چار چیزوں کی وجہ سے کی جاتی ہے: ۱- اس کے مال کی وجہ سے، ۲- اس کے خاندان کی وجہ سے، ۳- اس کے حسن و جمال کی وجہ سے، ۴- اور اس کے دین کی وجہ سے، تو تم دین دار عورت سے شادی کرنے میں کامیابی حاصل کرو، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں“ صحيح مسلم 1466 ، و أخرجه البخاري

- الدُّنيا كلُّها متاعٌ ، و خيرُ متاعِ الدنيا المرأةُ الصَالحةُ- (عن عبدالله بن عمرو – أخرجه مسلم 1467)

- سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا سامان زندگی ہے اور دنیا کا بہترین سامان زندگی نیک عورت ہے۔